ازالفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم شنبہ

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ فی پرچہ ۱

جلد ۴۰/۶ ۷ راحسان ۱۳۳۱ ہش - ۷ رجون ۱۹۵۲ء نمبر ۱۳۶

ڈاکٹر گراہم اور پروفیسر بخاری کی ملاقات

بات چیت ۲½ گھنٹے جاری رہی

نیویارک ۶ رجون۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے کل رات اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے اے۔ ایس۔ بخاری سے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کی۔ یہ بات چیت ۲½ گھنٹے تک جاری رہی ٭

مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کو ملا کر ایک یونٹ میں تبدیل کر دیا جائے

(یوسف خٹک)

کراچی ۶ رجون آل پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر یوسف خٹک نے اس امر پر زور دیا کہ مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کو ملا کر ایک یونٹ میں تبدیل کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ صوبائی عصبیت کو ختم کرنے اور نظم و نسق کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو کم کرنے کے لئے یہ اقدام نہایت ضروری ہے۔ صوبوں کی موجودہ حدبندیاں برطانیہ نے اپنی سہولت کے لئے قائم کی تھیں ٭

لنڈن سے کراچی تک

۱۰ گھنٹے ۱۵ منٹ میں

کراچی ۶ رجون۔ پاکستانی ہوائی فوج کے سکواڈرن لیڈر ایس۔ ایس حسین نے ایک جٹ طیارے میں لنڈن سے کراچی تک پرواز کر کے یہ فاصلہ ۱۰ گھنٹے ۱۵ منٹ میں طے کیا ہے۔ اس سے پہلے تیز رفتاری کا ریکارڈ بی۔ او۔ اے سی کے ایک جٹ طیارے نے قائم کیا تھا۔ اس نے یہی فاصلہ جتنے عرصہ میں طے کیا تھا وہ مذکورہ وقت سے ایک گھنٹہ زیادہ تھا۔

باغ جناح میں سائیکل چلانے کی ممانعت

لاہور ۶ رجون۔ لاہور کارپوریشن نے باغ جناح میں سائیکل چلانے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس سے قبل انتظامی عملے کو سائیکل چلانے کی اجازت تھی۔ لیکن چونکہ اس اجازت کے غلط طور پر استعمال کئے جانے کا احتمال ہے۔ اس لئے وہاں اب سائیکل چلانا کلیتہً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

نیپال کے معاملات میں ہندوستان کی مداخلت کے خلاف ۴ ہزار نیپالی طلباء کا مظاہرہ

مظاہرین اور پولیس میں شدید تصادم۔ ۵۰ طلباء اور ۲۲ سپاہی بری طرح مجروح ہوئے

کھٹمنڈو ۶ رجون کل یہاں ۴ ہزار نیپالی طلباء نے نیپال کے داخلی معاملات میں ہندوستان کی مداخلت کے خلاف شدید مظاہرہ کیا۔ پولیس اور مظاہرین میں متعدد بار جھڑپیں ہوئیں پولیس نے انہیں منتشر کرنے کے لئے بار بار لاٹھی چارج کیا۔ اور اسے چار مرتبہ اشک آور گیس بھی استعمال کرنا پڑی۔ ان مظاہروں میں قریباً پچاس طلباء اور پولیس کے ۲۲ سپاہی زخمی ہوئے۔ حکومت نے گورکھا پریشد اور کمیونسٹوں کو ان مظاہروں کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اب تک سترہ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ جن میں گورکھا پریشد کے بہت سے آدمی شامل ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کا ایک فوجی مشن جو فوج کے ۱۵۰ افسران پر مشتمل ہے نئی دہلی سے کھٹمنڈو پہنچ گیا ہے۔ یہ مشن کم و بیش ایک سال تک نیپال میں ٹھہرے گا۔ اور اس عرصہ میں نیپالی فوج کو شمال میں بلند دروں کی حفاظت کرنے کی خاص تربیت دے گا۔ یہ مشن حکومت نیپال کی خاص دعوت پر وہاں گیا ہے۔ اندازہ ہے کہ ۲۰ ہزار گورکھے ان کی زیر نگرانی تربیت حاصل کریں گے

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد

ایک آدمی ہلاک ۔ ۲۰ زخمی

بمبئی ۶ رجون۔ کل رات یہاں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ بیس آدمیوں کے چھرے گھونپے گئے ان میں سے ایک موقعہ ہی پر ہلاک ہو گیا۔ چھ آدمیوں میں سے جو بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ ایک آدمی کی حالت بہت نازک بیان کی جاتی ہے۔ رات کو کچھ لوگ میت دفنا کر آ رہے تھے کہ بعض لوگوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے شہر میں فساد ہو گیا ۔۔۔۔۔ پولیس نے فساد زدہ علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

ہندوستان کا مشہور ڈاکو بھوپت

کراچی میں گرفتار کر لیا گیا

کراچی ۶ رجون ہندوستان کا مشہور ڈاکو بھوپت جس نے سوراشٹر میں تباہی مچا رکھی تھی اپنے تین ساتھیوں سمیت کراچی میں گرفتار کر لیا گیا۔ ہندوستان پولیس نے اس کی گرفتاری کے لئے ۵۰ ہزار روپے کا انعام رکھا تھا۔ اس کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ وہ خفیہ طور پر پاکستان میں داخل ہو گیا ہے۔ پاکستان پولیس پچھلے تین مہینے سے اس کی تلاش میں سرگردان تھی ٭

اسمبلی کا بائیکاٹ ختم کرنے کی اپیل

پوسان ۶ رجون۔ کوریا کی نیشنل اسمبلی نے آج ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں صدر سنگمن ری کی لبرل پارٹی پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ اسمبلی کا بائیکاٹ ختم کر دے ٭

موروثی کاشتکار سالانہ لگان کی بیس گنا رقم ادا کر کے مالکانہ حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔

حکومت پنجاب نے لگانداری کے ترمیمی قواعد شائع کر دیئے

لاہور ۶ رجون۔ حکومت پنجاب نے ۱۹۵۲ء کے لگانداری کے ترمیمی قواعد شائع کر دیئے ہیں یہ قواعد ان نئے زرعی قوانین ہی کی ایک کڑی ہیں۔ جو پنجاب اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں پاس ہوئے ہیں۔ ان قواعد کی رو سے موروثی کاشتکار مالکانہ حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ جو موروثی کاشتکار نقدی کی صورت میں لگان ادا کرتے ہیں۔ انہیں سالانہ لگان سے ۲۰ گنا رقم ادا کرنا ہوگی۔ اور جو کاشتکار لگان کا کچھ حصہ بٹائی میں اور کچھ نقدی میں ادا کرتے ہیں۔ انہیں بھی مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے مجموعی لگان کا بیس گنا ادا کرنا ہوگا۔ یہ رقم ایک سال کے اندر اندر ادا ہو جانی چاہیئے۔

موروثی کاشتکاروں کو حکومت کی طرف سے قرضے بھی دیئے جائیں گے۔ تا کہ وہ وقت پر معاوضہ ادا کر سکیں۔ اس امر کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ خود کاشت کا تعین اس طرح کیا جائے۔ کہ ایسی زمینیں جن کی آبپاشی پوری طرح نہیں ہوتی۔ ان کا ۲½ ایکڑ رقبہ ان زمینوں کے ایک ایکڑ کے برابر شمار ہو جن میں پوری طرح آبپاشی ہوتی ہے۔

موسم کا حال

لاہور ۶ رجون۔ خیال ہے مشرقی پاکستان سرحد کے ملحقہ علاقوں اور کشمیر میں کل چمک اور کڑک کے ساتھ کہیں کہیں بارش ہوگی۔ آج سب سے زیادہ گرمی بلوچستان میں تربیت کے مقام پر پڑی۔ وہاں کا درجہ حرارت ۱۱۶ تھا۔ آج لاہور میں موسم خوشگوار رہا۔ سہ پہر کو ہلکی سی بارش ہوئی۔ جس سے درجہ حرارت اور بھی کم ہو گیا۔ آج زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۸۸ اور کم سے کم ۷۲.۹ رہا۔ کل مطلع کبھی صاف اور کبھی ابر آلود رہے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۶ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

آج ہفتہ کا دن ہے

تاجر احباب آج کے دن کے پہلے سودے کا منافع جلد مسافر طلبی دیں

احباب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ میں تفصیل کے ساتھ وہ سکیم پڑھ چکے ہیں۔ جو شوریٰ کے موقعہ پر بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے منظور ہوئی ہے

اس سکیم کے مطابق جماعت کے چھوٹے تاجران سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر ہفتہ کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ادا کیا کریں۔

آج ہفتہ کا روز ہے۔ امید ہے آپ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آج شام کو مطلوبہ منافع کی رقم اپنے سیکرٹری مال کے پاس جمع کرا دیں گے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار اوکاڑہ کے متعلق "زمیندار" کی غلط بیانی

اخبار زمیندار لاہور اشاعت مورخہ ۶ جون ۱۹۵۲ء میں والد بزرگوارم چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ کے احمدیت کو چھوڑنے کی خبر پڑھی۔ نامہ نگار کی یہ خبر "زمیندار" کے ادارہ کی پیروی میں خود ساختہ ہے۔ جس میں صداقت کا کوئی شائبہ نہیں اور اس پر صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہی کہا جا سکتا ہے۔ قبلہ والد صاحب اور ہمارا سارا خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پر علی وجہ البصیرت قائم ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے اسی صداقت پر استقامت کے ملتجی ہیں۔ کیونکہ ہم نے احمدیت کو خدا تعالیٰ کے متعدد اور تازہ نشانوں سے پرکھا ہے۔

نامہ نگار زمیندار کی دروغ بافی کا مزید ثبوت یہ ہے کہ قبلہ والد صاحب ۱۷ جون صبح سے اوکاڑہ سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اور ذاتی کاروبار کے سلسلہ میں منٹگمری میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ لیکن نامہ نگار مذکور نے بمصداق دروغ گو را حافظہ نباشد یہ بھی معلوم نہ کیا کہ چوہدری صاحب آجکل کہاں ہیں۔

(خاکسار مسعود احمد باجوہ ابن چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار اوکاڑہ)

انتخاب امیر کے اجلاس میں ہر رکن کا شامل ہونا ضروری ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

انتخاب امیر کے اجلاس میں شمولیت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل اہم ارشاد قاعدہ ۸۱۹ الف کی صورت میں قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ میں درج ہو چکا ہے۔ اور مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت اس سے قبل الفضل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۱ء میں جماعتوں کی اطلاع کے لئے شائع کرایا جا چکا ہے۔ جماعتوں کی طرف سے آمدہ بعض رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قاعدہ پر عمل نہیں کیا جا رہا۔ لہذا دوبارہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اس قاعدہ کو شائع کرایا جاتا ہے۔ آئندہ اس قاعدہ پر سختی سے عمل ہونا چاہیئے۔ اور انتخاب امیر کی رپورٹ مرکز میں ارسال کرتے وقت اس امر کا ذکر بھی کرنا چاہیئے۔ کہ کتنے احباب اس اجلاس میں غیر حاضر رہے۔ اور غیر حاضری کی کیا وجہ تھی نیز غیر حاضر احباب کی فہرست بھی ساتھ بھیجی جایا کرے

قاعدہ ۸۱۹ الف

"امراء کے انتخاب کے وقت ہر اس رکن کو جو قواعد کے ماتحت انتخاب میں حصہ لے سکتا ہو اس امر کے لئے باقاعدہ تحریری نوٹس جانا چاہیئے کہ فلاں تاریخ کو امیر کا انتخاب ہوگا۔ اور اس کے لئے فلاں وقت اور فلاں جگہ مقرر کی گئی ہے۔ اور اس نوٹس پر ہر رکن کے اطلاعی دستخط کرائے جائیں۔ انتخاب کے اجلاس میں کسی رکن کی بلا عذر معقول اور بلا اطلاع قبل از وقت غیر حاضری قابل مؤاخذہ کوتاہی ہوگی اسلئے اگر کوئی رکن بغیر معقول عذر کے اس تحریری نوٹس کے ملنے کے بعد غیر حاضر رہے گا۔ وہ سزا ۴۵

(۴۵) کا مستحق ہوگا جس کا فیصلہ کرنا اسی مجلس کے اختیار میں ہوگا جس میں امیر کا انتخاب ہو رہا ہوگا مجلس کے ایسے فیصلے پر کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی البتہ مجلس کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا حق ہوگا۔"

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

انبیاء علیہم السلام کے ماننے والوں کو مختلف مستقل گروہ بنا کر تو "خاتم النبیین" کے وہ معنی بھی ضائع کر رہے ہیں جو آپ مانتے ہیں۔ کیا آپ کو اب وہ حدیث یاد نہیں رہی جو آپ ہمیشہ غلط طور پر پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ نبوت ایک عمارت تھی جس کی ایک اینٹ کم تھی۔ میرے آنے سے وہ کمی پوری ہو گئی ہے اور نبوت کی عمارت مکمل ہو گئی ہے یاد ہے آپ کو؟۔ اگر مختلف انبیاء علیہم السلام کو ماننے والے مختلف مستقل بالذات گروہ ہیں اور پھر اگر مستقل گروہ بندی کا ہی سوال ہے تو کیا "وہابی" ایک مستقل گروہ نہیں ہے؟ "حنفی" ایک مستقل گروہ نہیں ہے؟ "شیعہ" ایک مستقل گروہ نہیں ہے؟ اپنے "الاعتصام" کے اسی نمبر کا اسی صفحہ کا مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ فرمائیے:-

"الاعتصام" کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ہم نے عرض کیا تھا کہ منڈی کاموں کی میں بعض غلط عقیدہ لوگ اہل توحید کو تنگ کر رہے ہیں اور چند سرکردہ حضرات کی .... معاونت سے ان کی مسجد پر قبضہ جمانا چاہتے ہیں"

(الاعتصام ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء ص ۲)

مولانا! یہ "غلط عقیدہ لوگ" کون ہیں اور یہ "اہل توحید" کون ہیں؟۔ کیا یہ گروہ بندی نہیں؟ پھر کیا مسجدیں بھی اپنی اپنی ہوتی ہیں کہ ایک گروہ دوسروں کی مسجد چھیننا چاہتا ہے کیا ساری مسجدیں مسلمانوں کی نہیں؟۔ کیا سواد اعظم وہابیوں سے یہ نہیں کہہ سکتا؟

"اگر "وہابی" حضرات سینے پر ہاتھ باندھنے۔ رفع یدین اور آمین بالجہر پر ہی مصر ہیں تو انہیں نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنے آپ کو اقلیت قرار دے لینا چاہیئے۔ کیونکہ دوسری طرح نماز پڑھنا اختیار کر لینے کے بعد وہ مستقل بالذات گروہ بن جاتے ہیں۔ اس وقت انہیں اخلاقاً اور عرفاً بھی مسلمانوں سے جدا گانہ حقوق کا مطالبہ کرنا چاہیئے"

"وہابی حضرات اگر مسلمانوں پر خیر سگالی کے جذبہ سے اثر ڈال سکتے ہوں اور اپنے حسن عمل سے ان کو متاثر کر سکتے ہوں تو بہتر ہوگا کہ اس پر اکتفا کریں اور اس طرح گذشتہ تلخیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ مناظرانہ تکنیک اور پرانی مبلغانہ ذہنیت کو قطعی خیر باد کہہ دیں۔ کیونکہ ان کے مخصوص لٹریچر اور ان کی تحریروں میں انگریز نوازی اور مسلم دشمنی کی جو سمتیں پائی جاتی ہیں ان سے عام مسلمان بہت زیادہ متنفر اور دل برداشتہ ہیں۔

اور ان کی تبلیغ کے تصور ہی سے وہابی دوستوں سے متعلق ان کے جذبات فوراً مشتعل ہو جاتے ہیں اور اس معاملہ میں وہ حق بجانب بھی ہیں اور پھر اس کے جو نتائج مرتب ہوتے ہیں ہم نہایت متانت کے ساتھ عرض کریں گے کہ ان کی ساری ذمہ داری وہابی علم کلام پر عاید ہوتی ہے۔ لہذا انہیں ایسے لٹریچر کو منظر عام پر نہ لانا چاہیئے اور ایسی بحثوں کو نہ چھیڑنا چاہیئے جس میں گذشتہ ایک صدی کی تلخیاں سموئی ہوئی ہیں بلکہ ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے جس سے مسلمان یہ سمجھنے لگیں کہ وہابی دوستوں نے انگریز کے جانے کے بعد اپنی تبلیغ کے انداز بدل دیئے ہیں اور وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ کا جزو بن کر رہیں"

تقرر امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس سی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کا تقرر بطور امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ ۵۴-۱۹۵۲ء تک منظور فرمایا ہے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

منظوری سیکرٹریان مال

نظارت ہذا کو مختلف جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل سیکرٹریان مال کے انتخابات موصول ہوئے۔ ان کے تقرر کے متعلق بعد منظوری جماعتوں کی آگاہی کیلئے لکھا جا رہا ہے:۔

(۱) سرفراز علی صاحب محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر

(۲) اللہ بخش صاحب کوٹلو تارڑ ضلع گوجرانوالہ

(۳) محمد نواز صاحب فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔

(۴) چوہدری مبارک احمد صاحب چک ۳۳۲ ح ب ڈھیرو کے براستہ گوجرہ ضلع لائلپور

نظارت بیت المال ربوہ

پتہ مطلوب ہے

سید محمد عبد اللہ صاحب ولد سید محمد شاہ صاحب مرحوم بھیروی جو ہندوستان سے پاکستان تشریف لائے ہیں جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں اگر یہ اعلان ان کے کسی رشتہ دار یا واقف کار کی نظر سے گذرے تو ان کے پتہ سے نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ نظارت بیت المال

واقفین طلباء کے لئے ضروری اعلان کل مورخہ ۸ جون بروز اتوار پانچ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج کے کمرہ ۱۲ میں واقفین طلباء کی ایک میٹنگ ہوگی۔ جملہ واقفین طلبہ جو لاہور کے کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ ٹھیک وقت پر پہنچ جائیں میٹنگ بہت ضروری ہے [illegible]

روزنامہ الفضل ـــــــ لاہور
مؤرخہ ۷ جون ۱۹۵۲ء

مشورے

ہفت روزہ "الاعتصام" گوجرانوالہ کی ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں مدیر محترم نے ہنگامہ کراچی کی روشنی میں چند مشورے" کے زیر عنوان ایک شذرہ شائع فرمایا ہے جس میں آپ نے ذہنی مولویانہ غلط بیانی اور سوفسطائی استدلال کا مظاہرہ کیا ہے جو آجکل کے نام نہاد اسلامی علماء کہلانے والوں کا خاصہ ہے آپ فرماتے ہیں :-

" پچھلے دنوں قادیانی جماعت کراچی کے اجلاس میں جو ہنگامہ ہوا ہے اس کی پوری تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں جس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ ۱۸ مئی کو کراچی کے جہانگیر پارک میں قادیانی جماعت کا جلسہ ہونا قرار پایا تھا۔ اس اجلاس کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کو بھی تقریر کرنا تھی ــــ کراچی کے مسلمانوں کو شبہ گذرا کہ یہ لوگ اپنی عادت کے مطابق مرزا صاحب قادیانی کی نبوت اور ان کی مسیحیت وغیرہ کا ڈھول پیٹیں گے۔ چنانچہ مقامی حکام کی وساطت سے طے پایا کہ قادیانی مقرر نہ تو مرزا صاحب کی نبوت کے مسئلہ کو زیر بحث لائیں گے اور نہ وقت مقررہ سے زائد وقت استعمال میں لائیں گے۔ مگر بعد میں جب جلسہ کے منتظمین ان دونوں شرائط کو نبھا سکے تو ان کا عام مسلمانوں سے تصادم ہوگیا۔ پولیس اور فوج سے استمداد کی گئی۔ اس نے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج بھی کیا اور اشک آور گیس کا استعمال بھی ہوا جس کے نتیجہ میں عوام کی ایک معقول تعداد کو چوٹیں آئیں "

اگر مولوی صاحب سے پوچھا جائے کہ احمدیہ جلسہ کے متعلق آپ نے جو شرائط بیان فرمائی ہیں۔ جن کی قید سے مشروط آپ کے جلسہ کی اجازت دی گئی تھی آپ نے کس معتبر ذریعہ سے حاصل کی ہیں تو یقیناً آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا۔ بات یہ ہے کہ چونکہ مفسدہ پرداز مولویوں کے پاس ہنگامہ آرائی کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں ہے اس لئے یہ قبل از جلسہ شرائط کا افسانہ تراش لیا گیا ہے۔ ایسی قطعاً کوئی شرائط نہیں تھیں جیسا کہ سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

" ایسا ہی بعض اخبارات نے لکھا ہے۔ احمدیوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اس لئے جھگڑا ہوا۔ اگر ان میں امانت اور دیانت کا کوئی ذرہ باقی ہے تو وہ بتائیں کہ وہ کونسا معاہدہ تھا "

(الفضل ۲۸ مئی صفحہ ۵ کالم ۱)

انہی الفاظ میں ہم الاعتصام کے مدیر محترم کو دعوت دیتے ہیں کہ اگر ان میں ذرہ بھر بھی ایمان باقی ہے تو وہ ثابت کریں کہ جو شرائط انہوں نے بیان کی ہیں ان کا کوئی وجود تھا۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ اخبارات میں ایسا بیان ہوا ہے کافی نہیں ہے۔ آپ علمائے اسلام کہلاتے ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ از روئے حدیث نبوی ایک خبر سُن کر بغیر تحقیقات کے اس کو آگے پھیلانا بھی کذب بیانی میں داخل ہے

پھر مولوی صاحب کو اتنا ہی سوچنا چاہئے تھا کہ احمدی ایسی شرائط کس طرح مان سکتے تھے جو ان کے جلسہ کا مطلب ہی فوت کر دینے والی ہیں۔ بہر حال یہ ایک جھوٹا قصہ ہے جو گھڑا گیا ہے اور جس کو فساد کی وجہ جواز بنانے سے یہ علمائے اسلام کہلانے والے ذرا نہیں شرماتے اب سوچنا چاہئے کہ ؏

چون کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

مولٰنا! چند بھولے بھالے عوام کو ہی بہکاؤ گے نا؟ حکومت تو سب کچھ جانتی ہے اس کو تو آپ بہکا نہیں سکتے باقی رہا خدا اور رسول تو آپ جانتے ہیں کہ ان کے سامنے آپ کو شرم سے پانی پانی ہونا پڑے گا اور یہ پانی بھی ایسا ہوگا کہ دوزخ کے شعلوں کو اور بھی تیز کر دے گا۔ کیونکہ آپ عالم کہلاتے ہیں۔ آپ صرف جھوٹ ہی نہیں بولتے بلکہ جھوٹ بول کر بہتوں کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔ قرآن کریم نکال کر دیکھئے ایسوں کی کیا سزا ہے۔

اس کے بعد "الاعتصام" کے مدیر محترم اپنے مشوروں کا پلندہ کھولتے ہیں اور پہلا مشورہ اس طرح پیش فرماتے ہیں :-

"(۱) سب سے پہلی گذارش ہم پاکستان کی مرکزی وزارت اور خصوصاً خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم سے کرنا چاہتے ہیں کہ وہ سر ظفر اللہ کا صحیح مقام متعین کریں اور واضح طور سے اعلان کریں کہ ان کی حیثیت ملک کے وزیر خارجہ کی ہے یا قادیانی نبوت کے مبلّغ کی ؟"

افسوس ہے کہ مولوی صاحب کو یہ بات بڑی دیر کے بعد سوجھی ہے جب خواجہ ناظم الدین (آپ اس وقت گورنر جنرل تھے) اور مسٹر غلام محمد گورنر جنرل حمایت الاسلام کے جلسوں میں تشریف لاتے رہے اور انہوں نے افتتاحی تقاریر فرمائیں۔ اگر یہ بات آپ اسی وقت پیش کرتے اور کامیاب ہو جاتے تو ایک جیسی دو مثالیں قائم ہو جاتیں جن کے بل پر آپ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے رویہ پر کامیابی سے چوٹ کر سکتے تھے۔ مگر مولوی صاحب کو یہ بات تو سوجھی ہی اس لئے ہے کہ چودھری محمد ظفر اللہ خان "مرزائی" ہے اور "مرزائی" خواہ کتنا اچھا کام کرے اس کے کام میں کیڑے ڈالنا ہی تو آجکل کی "علمائی" ہے۔ خواہ ساری دنیائے اسلام یکزبان ہو کر ہی آپ کی تہ دل سے قدر کر رہی ہو

مولوی صاحب! آپ نے کبھی غور فرمایا کہ یہ ساری اسلامی دنیا نے آپ کے خلاف کیوں سازش کر رکھی ہے کہ جو اٹھتا ہے چودھری ظفر اللہ خاں کی تعریفیں کرنے لگتا ہے اور یہانتک کہہ دیتا ہے کہ

★ " تونس کی تاریخ میں چودھری ظفر اللہ کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا "

(تیونس کے نہ وزرا)

★ " چودھری ظفر اللہ خاں پر حملہ ساری اسلامی دنیا پر حملہ ہے "

(محمد مصطفٰے مومن مصری وفد پارٹی کا سربرآوردہ لیڈر)

★ " وہ شخص جس نے دنیا کے نقشہ پر پاکستان کو جگہ دلائی " (محسن علی)

یہ چند فقرے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہیں ورنہ جو کچھ مولٰنا نے خود چودھری صاحب کے متعلق سنا یا پڑھا ہے وہی شاید ایسا ہے جس نے آپ کے ذہن کو اتنا مفلوج کر دیا ہے کہ آپ خواجہ ناظم الدین سے بچوں کی سی استدعا فرما رہے ہیں کہ وہ چودھری ظفر اللہ خاں کا صحیح مقام متعین کریں۔ مولٰنا سمجھتے ہیں کہ گویا خواجہ ناظم الدین صاحب بھی نعوذ باللہ آپ کی طرح عارضہ حسد کے شکار ہیں۔

یہ تو ہے آپ کا خواجہ ناظم الدین کو مشورہ۔ مولوی صاحب اب اپنا دوسرا مشورہ "مرزائیوں" کو یوں ارزاں فرماتے ہیں :-

"(۲) مرزائی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو لاہوری پارٹی کی سطح پر لے آئیں۔ یہ مسلمانوں کیلئے بہر حال ناقابل برداشت ہے کہ وہ مرزا صاحب کو نبی بھی مانیں اور مسلمان بھی کہلائیں۔ اگر وہ مرزا صاحب کو لاہوری جماعت کی طرح صرف ایک نیک آدمی تسلیم کریں اور ان کے معاملہ میں تجدید سے آگے نہ بڑھیں تو البتہ ایک بات سمجھ میں آتی ہے "

اگر مولوی صاحب کی خدمت میں جو وہابی ہونے کی وجہ سے قیام میں ہاتھ سینہ پر باندھتے ہیں کوئی مشورہ دے کہ مولٰنا ہاتھ ہماری سطح پر لے آئیے یعنی ناف پر باندھا کیجئے تو مولوی صاحب ہرگز نہیں مانیں گے اور جھٹ احادیث پیش کرنے لگیں گے۔ حالانکہ ہم نے ایک حنفی مولوی سے جب پوچھا کہ آپ رفع یدین یا سینہ پر ہاتھ باندھنے سے کیوں چڑتے ہیں تو اس نے فرمایا " جدوں کسی دہابڑے نوں سینے تے ہتھ بنھے ہوئے دیکھنا ہاں تو دل کردا اے ڈانگ مار کے ۔۔۔ دے دونو ہتھ توڑ دیاں "۔ یعنی جب میں کسی وہابی کو سینے پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے دیکھتا ہوں تو میرا جی چاہتا ہے کہ ڈانگ مار کر اس کے دونوں ہاتھ توڑ ڈالوں۔ یہ مسلمانوں کے سواد اعظم کا قول ہے۔ معمولی بات ہے مولٰنا سینہ پر ہاتھ باندھنے چھوڑ دیں ورنہ کسی دن دونوں ہاتھ کی خیر نہیں مگر مولوی صاحب ہمارا مشورہ کبھی نہیں مانیں گے خواہ ان کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہی سنت ہے۔ اب مولٰنا اگر ہمارے نزدیک خاتم النبیین کی شان ہی اس طرح قائم ہوتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مُہر کے سوا اب کوئی نبی نہیں آسکتا تو بتائیے ہم کس طرح دوسروں کے ساتھ جو خاتم النبیین کے غلط معنی کرتے ہیں ایک سطح پر آسکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ہمارا عقیدہ ہی حق ہے تو ہم حق کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں۔ آپ تو نماز میں ہاتھوں کو ذرا نیچا نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں کس طرح یہ مشورہ دیتے ہیں کہ ہم اپنے اعتقاد کو نیچے لے آویں۔

مولٰنا کا تیسرا مشورہ اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے آپ فرماتے ہیں :-

"(۳) اگر مرزائی حضرات مرزا صاحب کو نبوت کا درجہ دینے پر ہی مصر ہیں تو انہیں نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنے آپ کو اقلیت قرار دے لینا چاہیئے کیونکہ دوسری نبوت کو قبول کر لینے کے بعد منطقی طور پر وہ مستقل بالذات گروہ بن جاتے ہیں۔ اس وقت انہیں اخلاقاً اور عرفاً بھی مسلمانوں سے جداگانہ حقوق کا مطالبہ کرنا چاہیئے "

مولٰنا! آپ اسلام کی بات کر رہے ہیں یا لادینی قومیت کی۔ کیا جو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے مسلمان تھے یا نہیں؟ اور جو لوگ حضرت موسٰی پر ایمان لائے تھے مسلمان تھے یا نہیں؟ مولانا اس طرح تمام انبیا علیہم السلام کے ماننے والے ایک ہی گروہ ہے اور وہ سب مسلمان ہی تھے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ پر ایمان لانیوالے بھی مسلمان ہی ہیں اور آپکی مہر سے جو نبی آئیگا اسکو ماننے والے بھی مسلمان ہی ہیں آپکی تعریف کے مطابق کوئی علیحدہ مستقل بالذات گروہ نہیں بن جائیگا ؟

پھر آپ کے اعتقاد کے مطابق حضرت عیسٰے علیہ السلام جو مستقل نبی ہیں اور قیامت تک نبی رہیں گے جب دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گے تو آپ ان کو مان کر مسلمانوں سے علیحدہ مستقل بالذات گروہ بن جائیں گے ؟

مولٰنا! قیامت کے روز آپ نے ڈھونڈا۔ فتا۔ گاما۔ ماجا۔ سراجا وغیرہ کے سامنے جواب دہ نہیں ہونا ہے بلکہ اللہ تعالٰے کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ آپ اپنی نادانی سے مختلف

(باقی صفحہ ۲ پر)

ذکرِ حبیب کم نہیں۔ وصلِ حبیب سے

روایاتِ محمود

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

حضرت اقدس کے خاندانی حالات پر مشتمل ۱۳ روایتیں چھپ چکیں۔ اور دو اسی قسط میں شائع ہو رہی ہیں۔ ان کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچپن اور اوائلِ زندگی سے تعلق رکھنے والی تیس روایتیں درج کی جاتی ہیں۔ پڑھئے اور حلاوت اندوز ہوئیے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دادا صاحب کی جرأت کے متعلق ایک واقعہ کبھی کسی اور موقع پر بیان فرمایا تھا۔ مگر افسوس کہ میں اسے بروقت قلمبند نہ کر سکا اور اب یاد نہیں رہا کہ وہ کس جگہ پڑھا تھا۔ چونکہ یہی واقعہ سیرت المہدی حصہ اول میں مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی روایت سے بیان ہو چکا ہے۔ اسلئے فی الحال وہی ذیل میں درج کر رہا ہوں۔ بہتر تو یہی تھا کہ حضور انور کے اصل فرمودہ الفاظ درج ہوتے۔ مگر فی الحال ضروری ہے۔

(۱۴) ایک دفعہ مسٹر میکالی ڈپٹی کمشنر گورداسپور قادیان دورہ پر آئے۔ راستہ میں انہوں نے دادا صاحب سے کہا کہ آپ کے خیال میں سکھ حکومت اچھی تھی یا انگریزی حکومت اچھی ہے؟ دادا صاحب نے کہا۔ گاؤں چلکر جواب دوں گا۔ جب قادیان پہنچے تو دادا صاحب نے اپنے اور بھائیوں کے مکانات دکھا کر کہا یہ سکھوں کے وقت کے بنے ہوئے ہیں مجھے امید نہیں کہ آپ کے وقت میں میرے بیٹے ان کی مرمت بھی کر سکیں"

(سیرت المہدی حصہ اول بار اول صفحہ ۲۰)

(۱۵) حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ آپ کے والد صاحب کا قاعدہ تھا کہ ایک موسم میں خاص مقدار میں غربا میں غلہ اور نقدی تقسیم کرتے ایک شخص بٹالہ کا بھی آیا کرتا تھا۔ اسکو آپ نے ایک دفعہ چنے اور کچھ پیسے دیئے۔ وہ چنوں کا بڑا حصہ راستہ میں ہی ختم کر گیا۔ حالانکہ جو کچھ اسکو ملا تھا۔ وہ گھر کے لئے تھا"

(الفضل جلد ۹ نمبر ۲۷ صفحہ ۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وائل زندگی کے متعلق روایات

(۱۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت شروع سے ہی اتنی کمزور تھی۔ کہ بعض دفعہ بیماری کے حملوں کے وقت ارد گرد کے بیٹھنے والوں نے سمجھا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں"

(تقریر جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے صفحہ ۱۶)

(۱۷) ایک دفعہ میں نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے پانی پینے سے روکا تو اس نے کہا کہ حضرت صاحب بھی بائیں ہاتھ سے پانی پیا کرتے تھے حالانکہ حضرت صاحب کے ایسا کرنے کی ایک وجہ تھی اور وہ یہ کہ بچپن میں گر گئے تھے۔ جس سے ہاتھ میں چوٹ آئی اور ہاتھ اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ اس سے گلاس تو وہ اٹھا سکتے تھے مگر مونہہ تک نہ لے جا سکتے تھے۔ مگر سنت کی پابندی کے لئے آپ گو بائیں ہاتھ سے گلاس اٹھاتے تھے مگر نیچے دائیں ہاتھ کا سہارا بھی دے لیا کرتے تھے"

(الفضل [illegible] صفحہ ۱۲)

(۱۸) جب آپ کی عمر نہایت چھوٹی تھی۔ تو اس وقت آپ اپنی ایک ہم نشین لڑکی کو جس سے بعد میں آپ کی شادی بھی ہو گئی۔ کہا کرتے تھے کہ "نامراد دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے"۔ اس فقرہ سے جو نہایت بچپن کی عمر کا ہے پتہ چلتا ہے کہ نہایت بچپن کی عمر سے آپ کے دل میں کیسے جذبات موجزن تھے۔ اور آپ کی خواہشات کا مرکز کس طرح خدا ہی ہو رہا تھا"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۴۲۸)

(۱۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچپن کا واقعہ ہے کہ ایک غیر احمدی جو اب فوت ہو چکا ہے۔ اس نے سنایا کہ حضرت صاحب جب بچہ تھے گاؤں سے باہر شکار کے لئے گئے۔ اور شکار کے لئے پھندا تیار کرنے لگے۔ پھر اس خیال سے کہ کھانا کھانے کے لئے گھر نہیں جا سکیں گے۔ ایک دھیلا ایک بکری چرانے والے کو دیا کہ جا کر چنے بھنوا لاؤ (اس زمانہ میں روپیہ کی بہت قدر تھی اور کوڑیوں سے بھی خرید و فروخت ہوا کرتی تھی) اور اس سے وعدہ کیا کہ میں اتنی دیر تمہاری بکریوں کا خیال رکھوں گا۔ وہ شخص جا کر کسی کام میں لگ گیا اور واپس نہ آیا۔ ایک دوسرے شخص نے دیکھکر کہا آپ اس قدر دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ میں جا کر اسے بھیجو نگا۔ اور یہ شخص جا کر واپس لڑکے کو تلاش کرتا رہا۔ اور کہیں شام کے قریب جا کر جا ڈھونڈا۔ اور آپ شام تک بکریاں چراتے رہے اور اپنے وعدے پر قائم رہے۔ جب وہ آیا تو آپ اس پر ناراض بھی نہ ہوئے

(الفضل جلد ۲۲ نمبر ۶۱ صفحہ ۷)

(۲۰) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہاں (قادیان میں) ایک چوہڑا ہوا کرتا تھا۔ جو اصطبل وغیرہ میں اور ہمارے گھر میں کام کرتا تھا۔ فرماتے تھے۔ ایک دفعہ بچپن میں ہم نے کھیلتے ہوئے ہجولیوں سے دریافت کرنا شروع کیا کہ تمہاری کیا خواہش ہے۔ پھر اس بچپن کی عمر کے لحاظ سے اس سے بھی دریافت کیا کہ تمہاری کیا خواہش ہے۔ اور کس چیز کو سب سے زیادہ تمہارا دل چاہتا ہے۔ اس نے جواب دیا میرا دل اسبات کو چاہتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بخار چڑھا ہوا ہو۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہو۔ سردی کا موسم ہو۔ میں لحاف اوڑھے۔ چارپائی پر لیٹا ہوا ہوں۔ اور دو تین سیر بھنے ہوئے چنے میرے سامنے رکھے ہوں۔ اور میں انہیں ٹھونگتا جاؤں یعنی ایک ایک کر کے کھاتا جاؤں۔ یہ تھی اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کسی سننے والے نے کہا۔ تم نے اس میں بخار کی شرط کیوں لگائی ہے تو اس نے کہا۔ اسلئے کہ پھر مجھے کوئی کام کرنے کے لئے نہیں بلائے گا"

(الفضل جلد ۲۰ نمبر ۵۳ صفحہ ۳)

(۲۱) کبھی وہ وقت بھی تھا۔ کہ وہ شخص جس کے متعلق بعض اس کے والد کے گہرے دوست بھی اس کا نام سنکر کہا کرتے تھے کہ ہمیں نہیں معلوم تھا کہ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کا کوئی اور بیٹا بھی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد کے دوستوں میں سے کئی ایسے تھے جو سالہا سال تک یہ معلوم نہ کر سکے تھے کہ مرزا غلام قادر کے سوا ان کا کوئی اور بیٹا بھی ہے۔

کیونکہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ گوشہ تنہائی میں رہتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے عادی تھے۔ (الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۹۷ صفحہ ۳)

(۲۲) میرے زمانہ (خلافت) میں ہمارے ایک رشتہ دار جو قریب کے گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ بیعت کی اور بتایا کہ میں یہاں آیا کرتا تھا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کو نہ جانتا تھا۔ حضرت مرزا صاحب کے والد صاحب کو جانتا تھا۔ تو حضرت صاحب ایسے گمنام تھے کہ رشتہ دار بھی آپ کو نہ جانتے تھے"

(تقریر جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے صفحہ ۱۷)

(۲۳) باوجود اسکے کہ آپ دنیا سے متنفر تھے مگر آپ سست ہرگز نہ تھے۔ بلکہ نہایت محنت کش تھے۔ اور خلوت کے دلدادہ ہونے کے باوجود مشقت سے نہ گھبراتے تھے اور بارہا ایسا ہوتا تھا۔ کہ آپ کو جب کبھی سفر پر جانا پڑتا تھا۔ تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کر دیتے اور آپ پیادہ ہی سفر کرتے تھے۔ اور سواری پر کم چڑھتے تھے۔ اور یہ عادت پیادہ چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی۔ اور ستر سال سے متجاوز میں جب کہ بعض سخت بیماریاں آپ کو لاحق تھیں اکثر روزانہ ہوا خوری کے لئے جاتے تھے اور چار پانچ میل روزانہ پھر آتے۔ اور بعض اوقات سات میل پیدل پھر لیتے تھے۔ اور بڑھاپے سے پہلے کا حال آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات صبح کی نماز سے پہلے اٹھکر (نماز کا وقت سورج نکلنے سے پہلے ہوتا ہے) سیر کے لئے چل پڑتے تھے اور وڈالہ تک پہنچکر (جو بٹالہ کی سڑک پر قادیان سے قریباً ساڑھے پانچ میل پر ایک گاؤں ہے) صبح کی نماز کا وقت ہوتا تھا"

(رسالہ ریویو اردو نومبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۲۰۳)

(۲۴) مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے والد صاحب اور ہمارے دادا صاحب اکثر افسوس کا اظہار کیا کرتے تھے کہ میرا ایک بچہ تو لائق ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بھائی اور ہمارے تایا مرزا غلام قادر صاحب) مگر دوسرا لڑکا (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نالائق ہے۔ کوئی کام نہ اسے آتا ہے اور نہ وہ کرتا ہے۔ مجھے فکر ہے کہ میرے بعد یہ کھائے گا کہاں سے"۔

(الفضل جلد ۱۲ نمبر ۸۷ صفحہ ۳)

(۲۵) آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ آپ کے والد نہایت افسردہ ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ میرے بعد اس لڑکے کا کس طرح گزارہ ہو گا۔ اور اسبات پر ان کو سخت رنج تھا کہ یہ اپنے بھائی کا دست نگر رہے گا۔ اور کبھی کبھی وہ آپ کے مطالعہ پر چڑھ کر آپ کو ملاں بھی کہدیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ ہمارے گھر میں ملاں کہاں سے پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے خود ان کے دل میں بھی آپ کا رعب تھا اور جب کبھی وہ اپنی دنیاوی ناکامیوں کو یاد کرتے تھے تو دینی باتوں میں آپ کا استغراق دیکھکر خوش ہوتے تھے۔ اور اس وقت فرماتے تھے اصل کام تو یہی ہے جس میں میرا بیٹا لگا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ ان کی ساری عمر دنیا کے کاموں میں گزری تھی۔ اسلئے افسوس کا پہلو غالب رہتا تھا۔ مگر حضرت مرزا صاحب اسبات کی بالکل پرواہ نہ کرتے تھے۔ بلکہ کبھی کبھی قرآن و حدیث اپنے والد صاحب کو بھی سنانے کیلئے بیٹھ جاتے تھے۔ اور یہ ایک عجیب نظارہ تھا کہ باپ اور بیٹا دو مختلف کاموں میں لگے ہوئے تھے اور دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو شکار کرنا چاہتا تھا۔ باپ چاہتا تھا کہ کسی طرح بیٹے کو اپنے خیالات کا شکار کرے اور دنیاوی عزت کے حصول میں لگا دے اور بیٹا چاہتا تھا کہ اپنے باپ کو دنیا کے خوفناک پھندے سے آزاد کرے

([illegible] ۱۹۱۶ء صفحہ ۳۲۲)

ف مرزا دین صاحب مرحوم ساکن لنگروال ضلع گورداسپور (مرتب)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور احمدیت

(از شیخ محمد احمد پانی پتی)

قبل ازیں حضرت مجدد الف ثانی رح کی سوانح ان کی تصنیفات۔ ان کے اخلاق حسنہ اور ان کے کاموں کے متعلق بحث کی جا چکی ہے۔ جس سے قارئین کو آپ کے رتبہ جلیلہ کا کچھ اندازہ ہو گیا ہوگا۔ آپ ایک صاحب کمال خدا رسیدہ بزرگ تھے آپ کی ذات والا صفات ہزاروں برکتوں کا مجموعہ تھی۔ خدا تعالےٰ سے آپ کو کامل تعلق تھا۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ان کو آئندہ ہونے والے بعض واقعات کی خبریں دے دی تھیں۔ ان پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ظہور کی بھی تھی۔

پیشگوئی قیام سلسلہ احمدیہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مبداء و معاد میں خدا تعالےٰ سے خبر پا کر فرماتے ہیں :-

" در اقول قولا عجبًا لم یسمعہ احد وما اخبر بہ مخبر باعلام اللہ تعالیٰ ایای و بفضلہ و کرمہ۔ آنچہ بعد از ہزار و چند سال از زمانِ رحلتِ آنسرور علیہ و آلہ الصلوٰت والتحیات زمانے می آید کہ حقیقتِ محمدی از مقامِ خود عروج فرماید و بمقام حقیقتِ کعبہ متحد گردد۔ و این زمان حقیقت محمدی حقیقت احمدی نام یابد۔ و مظہر ذات احد جل سبحانہٗ گردد۔" (رسالہ مبداء و معاد صفحہ ۵۸)

یعنی میں ایک عجیب بات خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور اس کے خبر دینے سے بتاتا ہوں۔ جسے کسی نے نہیں سنا۔ اور نہ آج تک کسی خبر دینے والے نے اس کے متعلق خبر دی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت سے ایک ہزار چند سال بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے۔ جبکہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت کعبہ سے متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی، حقیقت احمدی کے نام سے موسوم ہوگی۔ اور احمدیت خدا کی صفت احد کا مظہر ہو گی۔"

حقیقت محمدی کا اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت کعبہ سے متحد ہو جانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ حقیقت محمدی جو اپنے اندر جلالی رنگ رکھتی ہے۔ حقیقت کعبہ سے جو خدائی فرمان من دخلہ کان امنا کے ماتحت امن اور سلامتی کی وجہ سے جمال الٰہی کا مظہر ہے۔ متحد ہو جائے گی۔ شان جلالی کے ظہور کے بعد اب شانِ جمالی کا ظہور ہوگا۔

اس پیشگوئی سے صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اول امت محمدیہ میں ایک ایسے سلسلہ کا قیام ہوگا۔ جو احمدیت کے نام سے موسوم ہوگا۔ "این زمان حقیقتِ محمدی حقیقت احمدی نام یابد" کا فقرہ اس پر صاف دلالت کرتا ہے۔

دوم یہ سلسلہ ایک ہزار برس گذرنے کے بعد قائم ہوگا۔

سوم "مظہر ذات احد جل سبحانہٗ گردد"۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب عیسائی مذہب کو خوب فروغ حاصل ہوگا۔ جب تثلیث پرستی کی ظلمت خدا کی صفت احدیت پر چھا رہی ہوگی۔ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو قائم کر کے صلیبی مذہب کو پاش پاش کر دیگا۔ اور اس کے ذریعہ پھر دنیا میں خدا تعالےٰ کی توحید اپنی پوری شان سے جلوہ گر ہوگی۔

اس پیشگوئی کے ساتھ جب ہم مخبر صادق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کو ملاتے ہیں۔ جس میں حضور نے آنے والے مسیح کی علامات بیان کرتے ہوئے ایک علامت یکسر الصلیب بھی بیان فرمائی ہے۔ تو صاف طور پر پتہ چل جاتا ہے۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی رح کی اس پیشگوئی میں مسیح موعود ؑ کے آنے اور اس کے ایک علیحدہ جماعت قائم کرنے کا ذکر ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور فرمانے اور جماعت احمدیہ کے قیام نے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کا نام جماعت احمدیہ اسی غرض کے لئے رکھا۔ جس غرض کا حضرت مجدد الف ثانی رح کی پیشگوئی میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔ یعنی اس جماعت کے ذریعہ دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان جمالی کا ظہور ہو۔ چنانچہ حضور اس غرض کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا احمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور اسم محمد جلالی نام تھا اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کی سزا دیں گے۔ جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا۔ اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمدؐ جمالی نام تھا۔ جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح تقسیم کی۔ کہ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا۔ اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمدؐ کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا۔ کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔ تا اس نام کو سنکر ہر ایک شخص سمجھ لے۔ کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔ سو اے دوستو! آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو۔ اور ہر ایک کو جو امن اور صلح کا طالب ہے۔ یہ فرقہ بشارت دیتا ہے۔ نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس مبارک فرقہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور اس کے ظہور کے لئے بہت سے اشارات ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جائے۔ خدا اس نام میں برکت ڈالے۔ خدا ایسا کرے۔ کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں۔ تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلی ان کے دلوں سے نکل جائے اور وہ خدا کے ہو جائیں۔ اور خدا ان کا ہو جائے۔ اے قادر کریم تو ایسا ہی کر۔" (ضمیمہ نمبر ۵ تریاق القلوب صفحہ ۱۳ اصل تم)

اس پیشگوئی کے بیان کرنے کے بعد اب حضرت مجدد الف ثانی رح کے بعض ایسے حوالہ جات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو ان اعتراضات کو حل کرنے میں بہت ممد ثابت ہو سکتے ہیں۔ جو نادان مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور آپ کے دعووں پر کیا کرتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی کی تحریرات کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ مسلمانوں کی بدحالی اور دین سے انتہائی بے توجہی کی وجہ سے نبوت کی ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کرتے تھے۔

ضرورت نبوت کا احساس

آپ ایک مکتوب میں اپنے فرزند کو لکھتے ہیں :-

"اے فرزند! ایں وقت آنست کہ در امم سابقہ دریں طور وقتی کہ پُر از ظلمت ست پیغمبر اولوالعزم مبعوث می گشت و بنائے شریعت جدیدہ می کرد۔ دریں امت کہ خیر الامم است و پیغمبر ایشاں خاتم الرسل علماء مرتبہ انبیاء دادہ اند و از وجود علماء بوجود انبیاء کفایت فرمودہ اند۔ دریں وقت عالمے عارف تام المعرفت ازیں امت درکار ست کہ قائم مقام انبیاء اولوالعزم باشد"

(بحوالہ تذکرہ از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد صفحہ ۲۵۷)

یعنی اے فرزند یہ وقت وہ ہے۔ کہ امم سابقہ میں جب ایسی ظلمت کا زمانہ آیا کرتا تھا۔ تو خدا تعالےٰ اپنے کسی اولوالعزم پیغمبر کو مبعوث فرماتا تھا۔ اور ایک نئی شریعت قائم فرماتا تھا۔ یہ امت خیر الامم ہے۔ اور اس کا پیغمبر خاتم الرسل ہے۔ اس لئے اس امت کے علماء کو انبیاء کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اور علماء کا وجود انبیاءؑ کی جگہ کافی ہے۔ اس وقت اس امت کو ایک ایسے عارف عالم کی ضرورت ہے جو معرفت میں کمال حاصل رکھتا ہو۔ تا وہ اولوالعزم انبیاء کا قائم مقام بن سکے۔"

دیکھئے کس صفائی سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ نبوت کی ضرورت کا اقرار کر لیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ اس وقت صرف وہی شخص امت کی اصلاح کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے جس میں نبی کی صفات پائی جاتی ہوں۔ سوچنے کی بات ہے۔ کہ آخر نبی کے آنے کی ضرورت کیا ہوتی ہے؟ پہلے زمانوں میں نبی اس لئے مبعوث کیا جاتا تھا۔ تا وہ ایک گمراہ قوم کو جو گھٹا ٹوپ کی پرظلمت وادی میں بھٹکتی پھر رہی ہو۔ خدا تعالیٰ کے الہام کی روشنی دکھا کر اس کو اس اندھیری وادی سے باہر نکال لائے۔ آج ہر ایک شخص کو اس بات کا اقرار ہے۔ کہ یہ وہ زمانہ ہے۔ کہ اس جیسی گمراہی آج تک دنیا میں کبھی نہیں پھیلی۔ حضرت مجدد الف ثانی رح نے تو صاف فرما دیا ہے۔ کہ وہ پرظلمت زمانہ آ چکا ہے۔ جبکہ ایسے پرظلمت زمانوں کے آنے پر خدا تعالےٰ امم سابقہ میں اپنے اولوالعزم انبیاءؑ کو مبعوث فرمایا کرتا تھا۔ پھر کس قدر حیرت تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ کہ ان تمام باتوں کے تسلیم کرنے کے باوجود آج مسلمان کسی نبی کے آنے سے صریح منکر ہیں۔ کیا ان کے خیال میں خدا تعالےٰ نعوذ باللہ اتنا ظالم ہے۔ کہ پرانے وقتوں میں تو گمراہی کا زمانہ آنے پر وہ پے در پے نبی دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا کرتا تھا۔ مگر اب وہ اپنے بندوں کی حالت سے اتنا غافل اور بے پروا ہو گیا ہے۔ کہ جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی۔ ایسی گمراہی کا زمانہ آج تک نہیں آیا تھا۔ مگر پھر بھی ان کی اصلاح کے لئے وہ اپنے کسی بندہ کو نبی بنا کر نہیں بھیج سکتا۔ کیا یہ عقیدہ رکھنے سے یہ بات صاف طور پر ثابت نہیں ہو جاتی۔ کہ ہمارے مخالفین کے نزدیک خدا تعالےٰ کو نعوذ باللہ اپنے بندوں کی ہدایت کی کوئی پروا نہیں رہی۔ اور اس نے خود ان کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔ کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ ان سے کوئی پرسش نہیں کی جائیگی

اور ان کی ہدایت کے لئے کسی کو نہیں بھیجا جائیگا۔ سبحانک ھٰذا بھتان عظیم۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جبکہ حضرت مجدد مرحوم کے اس حوالے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پرانی قوموں پر ایسا وقت پڑنے پر ان میں خدا تعالےٰ نبی مبعوث فرمایا کرتا تھا۔ تو اب محض علماء کے ذریعہ اس عالمگیر گمراہی کا کس طرح علاج ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے تو یقیناً کوئی نبی ہی آنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ لوگوں کے دل اب بھی یہی گواہی دیتے ہیں۔ کہ اس زمانہ کی اصلاح کسی عالم فقیہہ۔ مجتہد۔ محدث یا محض مجدد کے بس میں نہیں۔ اس کی اصلاح اگر کوئی کر سکتا ہے۔ تو نبی ہی کر سکتا ہے۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کا خیال ان کے دلوں میں بغیر کسی دلیل کے اس طرح جاگزیں ہے۔ کہ باوجود اندرونی آواز کے وہ اس کا کھلم کھلا اقرار نہیں کرتے۔ اور ایک نہایت گمراہ کن عقیدہ کی پیروی کر رہے ہیں۔ کیا مولانا حالی کے مندرجہ ذیل اشعار اسی حقیقت کی غمازی نہیں کر رہے؟

نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر
کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآں کے اندر
ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہی جو کتاب اس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

یہاں بھی کس صفائی سے نبوت کی ضرورت کا اقرار واضح ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہماری قوم پر کہ باوجودیکہ زمانہ پکار پکار کر نبی کی ضرورت کا اعلان کر رہا ہے۔ ان کے دل بھی اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں۔ مگر پھر بھی زبانوں سے یہی کہا جا رہا ہے۔ کہ اب کوئی ضرورت نبی کے آنے کی نہیں۔ نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت کو جاری یقین کرتا ہے اور اس دروازے کو کھلا جانتا ہے۔ وہ کافر ہے پکا کافر ہے۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست

(باقی)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میں قریباً کئی دنوں سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ چوہدری عبد العزیز اوورسیر معرفت انجمن احمدیہ مری روڈ۔ (۲) میرے والد محترم عبد الغنی صاحب ہفتہ عشرہ سے صاحب فراش ہیں۔ اور تقریباً تین چار دن سے بہت ضعف ہے۔ جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز مکرم محمد اسحاق صاحب منٹگمری ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب منٹگمری اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ جی ایم عنایت اللہ نسیم بنگلوری 63 Commercial St, Bangalore (۳) خاکسار بعض مخالفین کی وجہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب کرام ان سے مخلصی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار ماسٹر امیر عالم از لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ (۴) بندہ محکمانہ مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ نجات دے۔ بشارت احمد احمدی از گنج مغلپورہ (۵) خاکسار کا لڑکا عزیزم محمد مشہود اقبال سلمہ اللہ تعالےٰ بعارضہ شدید بخار سخت بیمار ہے۔ تشنج دورے کے باعث حالت خراب ہے۔ رات سخت بے چینی میں گذاری۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اللّٰھم اٰمین۔ غلام محمد ثالث (۶) برادرم مکرم بابو عبد الرحمٰن صاحب کی اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (۷) عبد الرحمٰن صاحب راحت ڈی۔سی آفس کی اہلیہ بعارضہ نقرس علیل ہیں دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ غلام محمد (۸) میں کئی ماہ سے مرض بواسیر میں مبتلا ہوں۔ تقریباً دو ماہ سے سخت تکلیف میں ہوں۔ اور تکلیف میں اضافہ ہی ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ احمدیہ مسجد۔ (۹) بندہ نے امسال ایف۔ایس۔سی کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمود احمد متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ (۱۰) احباب اپنے احمدی نوجوانوں کے لئے جنہوں نے اس سال مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے دیا ہے۔ دعا فرماتے رہیں۔ نیز دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے خادم دین بنائے۔ اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرماوے۔ آمین۔ محمود احمد سعید (حیدرآبادی) احمد نگر ضلع جھنگ۔ (۱۱) میرا سب سے چھوٹا لڑکا راجہ حمید اللہ انجینئرنگ کالج لاہور میں آج کل دوسرے سال کا امتحان دے رہا ہے۔ نیز میرا بڑا لڑکا راجہ نصر اللہ خان۔ والٹن گورنمنٹ کالج فزیکل ایجوکیشن لاہور سے سینئر ڈپلومہ کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب ہر دو کی کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ ضیاء اللہ ڈسپنسر پولیس ہسپتال گجرات۔

پتہ مطلوب ہے:۔ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب احمدی جگادھری ضلع انبالہ کے رہنے والے جنہوں نے آگرہ سے ۱۹۲۲ء میں ڈاکٹری پاس کی تھی۔ اور پہلے ریلوے میں ملازم تھے۔ وہ آجکل جہاں ہوں بمفصلہ ذیل پتہ پر اپنی خیریت کر مطلع فرماویں۔ ضروری کام ہے۔ یا اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو وہ ڈاکٹر صاحب کی بابت مطلع فرماویں۔

(خاکسار ڈاکٹر شیر محمد عالی صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ)

چندہ وصولی بقایاجات جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

جماعت ہائے مقامی کے بجٹ حصہ آمد چندہ عام و مستورات اور جلسہ سالانہ سال ۱۹۵۱ء-۵۲ء اور وصولی اور بقایا کی فہرست درج ذیل ہے۔ تا ایک تو احباب کو معلوم ہو سکے۔ کہ اگر ان کی جماعت کے حساب میں کوئی غلطی ہے۔ تو اس کی تصحیح کروا لیں۔ اور دوسرا یہ کہ سست جماعتیں اپنی سستی کو دور کریں۔ اور آئندہ شائع ہونے والی فہرست میں ان کے نام سو فی صدی پورا چندہ لازمی ادا کرنے والوں میں آئیں۔

(نظارت بیت المال)

حلقہ سندھ

نام جماعت	بجٹ چندہ عام	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
حیدرآباد	۵۷۳۰	۱۷۱۹	۴۰۱۱	۷۷۰	۹۷	۶۷۳
سکھر	۵۸۷۶	۵۸۷۶	-	۳۵۷	۳۵۷	-
چک نمبر ۲۷ گوٹھ مہر محمد بٹا	۶۶۹	۵۵۶	۱۱۳	۸۰	۶۵	۱۵
کمال ڈیرہ	۷۶۱	۱۷۹	۵۸۹	۹۳	۲۳	۷۰
احمد آباد اسٹیٹ	۲۹۶۶	۱۵۴۹	۱۴۲۷	۳۸۹	۹۴	۲۹۵
صوبہ ڈیرہ	۳۰۱	۲۸۶	۱۵	۳۰	۳۰	—
کوٹ احمدیاں	۱۸۷۱	۶۷۲	۱۱۹۹	۲۳۰	۱۹۰	۴۰
محمود آباد اسٹیٹ	۳۰۱۸	۲۲۰۳	۸۱۵	۱۶۹	۱۶۹	—
ناصر آباد اسٹیٹ	۲۱۱۰	۲۱۱۰	—	۱۰۳	۱۷۳	—
بشیر آباد اسٹیٹ	۲۰۱۵	۱۱۴۳	۸۷۲	۱۳۸	۱۰۲	۳۶
محمد نگر اسٹیٹ	۷۶۹	۵۰۵	۲۶۴	۷۰	—	۷۰
بیلو کرنانور نگر	—	۳۷۰	-	۸۱	۱۳	۶۸
مسن باڈہ	۱۵۸۱	۸۰۹	۷۷۲	۱۰۱	۹۳	۸
محمد آباد اسٹیٹ	۱۲۶۷۳	۴۱۳۲	۸۵۴۱	۱۱۱۸	۲۰۷	۹۱۱
نواب شاہ	۲۰۴۳	۱۳۰۹	۷۳۴	۲۰۶	۱۰۵	۱۰۱
نصرت آباد اسٹیٹ	۱۶۳۶۹	۳۹۳۰	۱۲۴۳۹	۱۱۱۰	۲۷۰	۸۴۰
کنری	۶۰۳۵	۳۳۳۴	۲۷۰۱	۱۰۵۳	۲۴۸	۸۰۵
نسیم آباد مرزا خادم	۵۰۴۱	۴۱۴	۴۹۲۷	۴۳۲	۱۲۹	۳۰۳
سینٹھ و کس روہڑی	۱۳۵۸	۹۲۸	۴۳۰	۴۴۱	۳۱	۴۱۰
نوں کوٹ احمدیاں	۳۳۹	۳۳۹	—	۴۵	۴۵	—
ظفر اسٹیٹ A	۱۳۷۸	—	۱۳۷۸	۱۰۲	—	۱۰۲
گوٹھ نتھے خان	۱۸۱۷	۱۲۳	۱۶۹۴	۲۱۲	۹۵	۱۱۷
شریف آباد خادم	۹۷۶	۶۹۸	۲۷۸	—	۱۶۶	—
کرونڈی	۹۵۸	۹۵۸	—	۱۳۶	۱۳۶	—
گوٹھ املم بخش	۱۶۵۰	۱۱۷	۱۵۳۳	۲۳۷	۱۴۰	۹۷
دوہاہ کھنڈ گوٹھ مولا بخش	۹۷۵	۴۷۱	۵۰۴	۷۹	۶۱	۱۸
دہ چیاپٹ	۵۰۲	۵۰۲	—	۵۲	۵۲	—
چک ع ۲۱ دودھ	۱۳۱۴	۱۳۱۴	—	۱۳۸	۱۳۸	—
احمد نگر اسٹیٹ	۷۰۸	۱۵۰	۵۵۸	۹۱	۳-۲	۹۱
چک ع ۱۵۱	۳۰۲	۱۳۵	۱۶۷	۳۳	۴۷	۱
نوکوٹ	۹۴۲	۳۶۷	۵۷۵	۹۱	۴۵	۴۴
ڈگری	۳۶۸۹	۷۸۱	۲۹۰۸	۳۱۶	۴۶	۲۷۱
سانگھڑ	۱۳۲۲	۳۹۵	۹۲۷	۱۹۱	۵۹	۱۴۵
میرپور خاص	۲۳۷۴	۲۳۷۴	—	۱۵۱	۳	۹۲
لاڑکانہ	۶۶۳	۲۵۷	۴۰۶	۷۰	-	۶۷
جھڈو گودام	۷۷۰	—	۷۷۰	۷۷	۱۰۱	۷۷

مقام						
جمیس آباد	۱۸۳۷	۴۰۳	۱۴۳۴	۱۶۷	۱۰۱	۶۶
فضل بھمبرو		۲۲۸				
ڈگری	۴۱۶	۱۹۹	۲۱۷	۴۶	۳۶	۱۰
کھنڈو	۳۳۶	۵۷	۲۷۹	۴۴	۱۱	۳۳
باندھی کوٹ محمد علی خان	۲۱۰۴	۱۵۵۳	۵۵۱	۶۸۹	۳۹۵	۲۹۴
جمال پور	۲۳۲۳	۶۹۹	۱۷۲۴	۱۴۸	—	۱۴۸
نصرۃ آباد سٹیٹ	۱۲۵۱	۵۲۴	۷۲۷	۱۷۱	۹۰	۸۱
نور نگر سٹیٹ	۱۱۴۵	۱۱۴۵	—	۱۰۱	۱۰۱	
ظفر آباد سٹیٹ	۱۴۴۷	۱۴۴۷	—	۶۳	۶۳	
دادو	۶۱۵	۵۰۲	۱۱۳	۷۷	۷۷	
ٹنڈو الہ یار		۱۵۵			۱۶	
بدین	۱۳۳۸	۶۶۲	۶۷۶	۱۹۸	۱۹۸	
دریا خان					۸۵	
شکار پور	۹۵۶	۱۷۷	۷۷۹	۱۰۱	۱۳	۸۸
کنڈیارہ	۲۸۵	۲۶۴	۲۱	۲۳	۷	۱۶
گوٹھ رحمت علی	۳۰۳	۳۰۳	—	۴۱	۴۱	
جیکب آباد		۳۷۰			۱۰	
میزان	۱۰,۶۲۹۱	۵۰۳۰۳	۵۷۷۶۸	۱۰۹۳۱	۴۷۰۵	۶۵۰۳

حلقہ بلوچستان

مقام						
کوئٹہ	۲۰۸۴۸	۱۶۱۲۲	۴۷۲۶	۲۳۶۹	۹۰۳	۱۴۶۶
قلات		۶۵۵			۱۶	
میزان	۲۰۸۴۸	۱۶۷۷۷	۴۷۲۶	۲۳۶۹	۹۱۹	۱۴۶۶
کراچی سندھ	۱,۰۹۴۶۷	۹۶,۹۰۴	۱۱,۵۶۳	۱۸,۹۳۴	۷,۲۹۰	۱۱,۶۴۶

حلقہ ملتان

مقام						
ملتان شہر	۸۷۳۷	۵۷۳۷	۳۰۰۰	۹۶۰	۴۸۹	۴۷۱
بہاول پور	۲۷۳۳	۱۱۴۱	۱۵۹۲	۳۸۰	۷۲	۳۰۸
اوچ	۲۴۵	۱۷۶	۶۹	۳۶	۲۰	۱۶
چک ۸۲ / 14.R ، 76	۳۶۸	۸۲	۲۸۶	۳۴	۲۷	۷
کہروڑ پکا		۷۵۵			۳۰	
خانیوال	۲۸۵۰	۱۲۷۰	۱۵۸۰	۲۶۷	۱۰۱	۱۶۶
مظفر گڑھ	۲۵۵۵	۲۵۵۵	—	۱۳۲	۱۳۲	—
لودھراں	۵۹۴	۴۶۰	۱۳۴	۱۰۵	۵۴	۵۱
چک 163 / W.B	۴۳	۴۳	—	-	۴	
لیہ	۹۴۴	۷۷۸	۱۶	۱۳۸	۶۸	۷۰
علی پور ملتان	۴۸۴	۴۸۴	—	۹۱	۹۱	—
چک ۳۶۶	۱۰۲۶	۳۵۰	۶۷۶	۹۹	۳۰	۷۹
امین پور	۴۱۸	۱۱۴	۳۰۴	۴۳	۹	۳۴
حسن پور	۴۲۹	۱۸۱	۲۴۸	۴۴	۱۸	۲۶
چک ۱۵۵	۲۵۲	۱۲۳	۱۲۹	۵۰	۱۹	۳۱
چک 169 / 7.R	۹۱۳	۹۱۳	—	۶۰۹	۱۶۹	۴۴۰
" 145 / 10.R	۹۸۴	۵۵۹	۵۲۵	۱۰۳	۱۰	۹۳
" 543 / 549 E.B	۹۴۳	۶۸۴	۲۵۹	۱۳۷	۱۳۷	—
احمد پور شرقیہ	۸۲۹	۷۵	۷۵۴	۱۸۷	۱۰	۱۷۷
وہاڑی منڈی	۱۳۲۰	۱۰۳۵	۲۸۵	۱۳۳	۱۰۸	۲۵
چک 93 / 6.R	۱۷۳۸	۳۷۴	۱۳۶۴	۱۸۱	۱۴	۱۶۷
" 103 / 102 6.R	۱۱۸۴	۲۲۶	۹۵۸	۹۳	۲۷	۶۶
چک 65 / P	۱۳۶۱	۶۲۶	۷۳۵	۱۵۴	۹۱	۶۳
" 55-59 / 4.R	۱۳۶۴	۸۰	۱۲۸۴	۴۶	—	۴۶
" 19 / W.B	۲۸۴	۱۱۷	۱۶۷	۳۶	۲	۳۴
بنگلہ گوجھڑ والہ	۵۰۰	۳۰۳	۱۹۷	۳۵۴	۱۳۳	۲۲۱
چک 122 / 6.R	۱۱۵۲	۱۶۲	۹۹۰	۹۹	۱۷	۸۲
جھبول احمدیاں	۷۴۶	۷۴۶	—	۸۱	۸۰	۱
چک 91 محمود آباد / 10.R	۱۶۷	۴۸	۱۱۹	۱۸	۳	۱۵
دنیا پور	۴۲۹	۴۲۹	—	۹۷	۲۸	۶۹
چک 491 / R.B	۷۸۳	۷۸۳	—	۷۹	۶۳	۱۶
علی پور (مظفر گڑھ)	۱۰۷۷	۴۸۸	۵۸۹	۲۷۸	۲۴	۲۵۴

انتقال اراضی ربوہ دار الہجرت ۱۱

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقال / انتقالات لیز کے بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس انتقال / ان انتقالات کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو۔ تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں۔ ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائیگی

نمبر شمار	قطعہ / بلاک محلہ	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام
۳۳ / ۳۱۲	۷/۲ دال	-	۱	شیخ محمود احمد صاحب ۳۶-C شاہ باغ لاہور	میاں روشن دین صاحب زرگر اوکاڑہ ضلع منٹگمری
	۱۲/۶ سین	۱۰	-	احمد علی صاحب سائیکل ڈیلر ربوہ	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب بدوملہوی ٹھیکیدار بھٹہ۔ گوجرانوالہ

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں اُن کے پتہ جات روانہ فرمائیے پتہ خوشخط ہوں ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

احراری مختلف بہانوں سے پاکستان کی وحدت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں

وہ بر سر عام قائد اعظم کی توہین کر رہے ہیں اور حکومت پاکستان کو چیلنج دے رہے ہیں

منقول از سہ روزہ رہبر بہاولپور ۳ ؍ مئی ۱۹۵۲ء

مجلس احرار جب سے قائم ہوئی ہے تب ہی سے بزرگان احرار نے مسلمانوں کے سواد اعظم مسلم لیگ اور مطالبہ پاکستان کی مخالفت کرنا اپنا شیوہ قرار دے رکھا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد خیال تھا کہ یہ بزرگ اپنے رویہ میں خوشگوار تبدیلی کر کے ملت کا ساتھ دیں گے۔ لیکن ملت کی بدنصیبی ہے کہ ایسے لوگوں سے کوئی بھلائی کی توقع کیونکر ہو سکتی ہے۔ جنہوں نے جنم ہی ہندو کانگریس کی گود اور سیٹھ ڈالمیا کی دولت کی تجوریوں میں لیا ہو۔ اور جنہوں نے اس بات کی قسم کھا رکھی ہو کہ انہوں نے ہمیشہ ملت کے خلاف ہی محاذ قائم کر کے ملت کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا ہی اپنا فریضہ اولیٰ تصور کر رکھا ہو۔ کہیں قادیانیوں کی مخالفت کے بہانے سے تبلیغ کانفرنسوں اور کہیں ختم نبوت کانفرنسوں کے نام پر بڑے بڑے اجتماع کر کے مسلمانوں میں وزیر خارجہ پاکستان چوہدری سر محمد ظفر اللہ کی مخالفت۔ اور کہیں حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور کئی حیلے بہانے تلاش کر کے پاکستان کی وحدت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بزرگان احرار اگر تبلیغ اور تحفظ نبوت تک ہی اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھیں۔ اور قادیانیوں کی مذہبی نقطہ نگاہ سے ہی مخالفت کریں۔ تو ہم جیسے حنفی العقیدہ لوگ بھی ان کا ضرور ساتھ دیں۔ لیکن قوم و ملک کی بدنصیبی ہے۔ کہ اس احراری ٹولہ نے یہ ڈرامہ صرف اپنے ان احراری زعماء کے ایماء پر (جو پاکستان کے قیام کے بعد بھارت میں اپنے ہندو آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے چلے گئے تھے۔ اور بھارت میں بیٹھ کر پاکستان کو ختم کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں) پاکستان کے مسلمانوں کو حکومت پاکستان کے خلاف اکسانے کے لئے کھیلنا شروع کر رکھا ہے۔

حال ہی میں معاصر عزیز "نوائے وقت" لاہور کی ایک خبر کے مطابق احراری امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہ اعلان پشاور کے ایک عام اجتماع میں کیا ہے۔ کہ میں بھول قائداعظم اور میرے مرکزی دفتر کے چپڑاسی کا نام بھی قائداعظم ہے۔ اور ساتھ ہی حکومت پاکستان کو چیلنج بھی دے دیا ہے۔ کہ اگر حکومت میں طاقت ہے تو توہین قائداعظم کے سلسلے میں میرے خلاف مقدمہ چلائے۔ قائداعظم مرحوم کی زندگی میں بھی یہ احراری بزرگ مرحوم کو کافر اعظم کے نام سے خطاب کرتے رہے۔ لیکن پاکستان کے بانی کی وفات کے بعد ان لوگوں کی اتنی ہمت اور جرأت ہو گئی ہے۔ کہ وہ بر سر عام مسلمانوں کے اجتماع میں پشاور جیسے غیور شہر میں قائداعظم مرحوم کی توہین کرنے کے بعد حکومت پاکستان کو چیلنج دے رہے ہیں۔ اب دیکھنا تو یہ ہے کہ حکومت پاکستان میں واقعی کوئی غیرت اور طاقت ہے۔ کہ وہ اپنے سب سے بڑے راہنما کی توہین کو خاموشی اور بے غیرتی سے برداشت کر لیتی ہے۔ یا اس گستاخی کے خلاف کوئی عملی اقدام کرتی ہے۔ تاکہ آئندہ کسی دوسرے شخص کو ایسی گستاخی اور ذلالت کی جرأت ہی نہ ہو۔ ورنہ یہ چنگاری جس کی داغ بیل احراری بزرگوں نے آج پشاور جیسے شہر میں رکھی کہیں پاکستان کے سارے خرمن امن کو جلا کر خاکستر نہ کر دے۔ کیونکہ بھارتی حکومت صرف اسی وقت کے انتظار میں ہے۔ کہ بانی پاکستان اور حکومت پاکستان کے خلاف پاکستانیوں کے جذبات کو ابھار کر پاکستان میں اختلافات پیدا کر کے حکومت پاکستان کے خلاف عوام میں جذبات نفرت پیدا کر کے پاکستان پر حملہ کر کے پاکستان کو خدانخواستہ ختم کر دیا جائے۔ جس کی ابتداء ہی ہندوؤں کے دیرینہ زر خرید غلاموں اور ایجنٹوں نے پشاور سے کر دی ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان کو سختی سے اس فتنہ کو جلد سے جلد دبا دینا چاہیئے۔ ورنہ بعد میں پچھتانے سے کچھ نہ ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ

"مولانا مفتی جعفر حسین صاحب مجتہد کا بیان"

"کراچی ۳۱ ؍ مئی۔ قادیانیت کے متعلق آل پارٹیز مسلم کنونشن کے سلسلہ میں علامہ سید جعفر حسین صاحب قبلہ مجتہد نے ایک بیان دیا ہے۔ کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲ ؍ جون ۱۹۵۲ء کو تھیاسوفیکل ہال میں مسلم جماعتوں کے اجتماع کے لئے دعوت نامے جاری ہوئے ہیں۔ جن کے داعیان میں میرا بھی نام ہے۔ حالانکہ میں نے کسی ایسی تحریر پر دستخط نہیں کئے۔ اور نہ کسی اجتماع میں میرے سامنے اس کا فیصلہ ہوا تھا۔"

(روزنامہ المنتظر کراچی ۲ جون ۱۹۵۲ء)

مرکزی مسجد ربوہ میں مختلف علوم پر درس

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ مرکزی مسجد میں مختلف علوم کے متعلق دروس کا سلسلہ جاری ہونا چاہیئے۔ تاکہ مقامی احباب اور باہر سے آنے والے مہمان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں فی الحال یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ روزانہ عصر کے بعد مرکزی مسجد میں حسب ذیل مضامین پر درس دیا جائے۔

قرآن مجید - حدیث - فقہ

فقہ کا درس مکرم ملک سیف الرحمن صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین و مفتی سلسلہ دیتے ہیں۔ اور حدیث بخاری کا درس مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد پروفیسر جامعۃ المبشرین اور قرآن مجید کا درس خاکسار ابو المنیر نور الحق۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان درسوں میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

انشاء اللہ تعالےٰ اس سلسلہ کو جلدی ہی وسیع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ وباللہ التوفیق

(خاکسار۔ ابو المنیر نور الحق منتظم دروس)

مصباح حضرت ام المومنین نمبر کیلئے — رعایت —

جیسا کہ احمدی بھائیوں اور بہنوں کو پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ربوہ سے مورخہ ۱۵ ؍ جون کو مصباح حضرت ام المومنین نمبر پوسٹ ہو رہا ہے۔ اس میں حضرت اماں جان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کی قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ جو بھائی یا بہن ماہ جون میں باقاعدہ خریدار بنیں گے انہیں یہ پرچہ عام خریداری میں دے دیا جائیگا۔ احباب خود ہی دفتر مصباح کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے لئے پرچہ ریزرو کیا جا سکے۔ مصباح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا واحد آرگن ہے۔ اس لئے احمدی مستورات کی علمی و دینی قابلیت و بچوں کی تربیت کے لئے مصباح کا ہر گھر میں موجود ہونا لازمی ہے۔ پس تمام احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس کی خریداری کو وسیع کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مدیرہ مصباح ربوہ)

گمشدہ رسید بک

جماعت احمدیہ چک 55/N.R اسٹیٹ بہاولپور سے ایک رسید بک ۱۸۱۶۲ گم ہو گئی ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی دوست مذکورہ رسید بک پر کسی چندہ کو ادا نہ کرے۔ اور اگر کسی دوست کو یہ رسید بک مل جائے۔ تو وہ دفتر بیت المال میں ارسال کر دے۔ (نظارت بیت المال)

اعلان برائے مجالس لجنہ اماء اللہ

لجنات کی صدر صاحبات کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے ناصرات الاحمدیہ کے متعلق مرکز میں کوئی رپورٹ نہیں آ رہی۔ اس لئے جن جن لجنات میں مجلس ناصرات الاحمدیہ قائم نہیں وہ قائم کر کے مطلع فرمائیں۔ اور جہاں قائم ہیں وہ اپنے پروگرام اور مساعی سے ماہ بماہ مرکز کو مطلع کیا کریں۔

جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ